کرنا ہے۔ بصورت دیگر دارالعلوم دیوبند کیلئے دعوت نامے جاری کرنے مشکل ہوں گے۔ انفرادی رابطہ کے علاوہ صوبہ، ضلع، تحصیل کی سطح پر علماء دیوبند اور مدارس دیوبند اس کام کو بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ کہ آس پاس کے فضلاء دیوبند کے موجودہ پتے اکٹھے کرکے دارالعلوم بھیج دئے جائیں۔ اس سلسلہ میں ساری خط وکتابت براہ راست دارالعلوم دیوبند دیوبند ضلع سہارنپور انڈیا کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

مظلوم ومقہور پڑوسی افغانستان پر روس ظالمانہ تسلط کے خلاف وہاں کے غیور علماء ومشائخ اور دیندار سربکف مسلمانوں نے جہاد وسرخروئی کی جو شمع روشن کی تھی۔ الحمدللہ خون شہداء کی یہ حرارت اور روشنی سارے افغانستان کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ اعلاءِ کلمۃ اللہ اپنی مقدس مسلم سرزمین کی آزادی اور کمیونزم کے استیصال کا یہ مقدس عَلَم بنیادی طور پر وہاں کے علماء اور مشائخ اولیاء اللہ اور دینی علوم کے فدائی اساتذہ اور طلبہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اللہ کی مدد قدم بقدم ان بے سروسامان مجاہدین کی شاملِ حال ہے۔ ہمیں تحدیثِ نعمت کے طور پر بجا طور پر فخر کا حق حاصل ہے۔ کہ دنیا کی عظیم استبدادی قوت شیوعیت کیساتھ جہاد میں دارالعلوم حقانیہ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہونے والے فضلاءِ دارالعلوم حقانیہ کو اہم مرکزی اور بنیادی قائدانہ مقام حاصل ہے۔ تقریباً ہر محاذ پر حقانی فضلاءِ افغانستان ٹینکوں جہازوں اور راکٹوں کی پرواکئے بغیر میدان کارزار میں سربکف قیادت وسیادت کر رہے ہیں اور کئی ایک جامِ شہادت نوش کرچکے ہیں۔ مجاہدین کے کئی احزاب کے امراء اور کمانڈر حقانیہ کے فارغ التحصیل مستفیدین افغان مجاہد ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ سے جو شعور واحساس للّٰہیت اور فدائیت حریت وجہاد وہ لیکر گئے تھے آج یہی چیزیں ان کے مادرِ علمی کے فخر وانتساب کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں۔ اس جہاد میں شریک تمام علماء ومشائخ مسلمانوں بالخصوص فرزندانِ حقانیہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی سرخروئی و کامرانی کیلئے دست بدعا ہیں اور پوری ملت سے بھی ہر قسم کی امداد وتعاون اور دعاؤں کی اپیل کرتے ہیں۔ مجاہدینِ افغانستان پوری ملتِ مسلمہ سے فرضِ کفایہ ادا کر رہے ہیں گو ہم بظاہر دور ہیں مگر دل وجان سے قریب ہے

در راہِ عشق مرحلۂ قرب وبعد نیست
می بینمت عیاں ودعامی فرستمت

علمی ودینی حلقوں کیلئے عموماً اور انڈیا کی ایک ممتاز تعلیمی مرکز ندوۃ العلماء کیلئے خصوصاً پچھلا مہینہ شہر الحزن ثابت ہوا۔ ابھی ندوۃ اپنے جواں سال داعی وادیب مولانا محمد الحسنی مدیر "البعث" کے غم سے نہیں سنبھلا تھا کہ چار مہینے کے اندر اندر ندوہ کی صحافت ودعوت کا دوسرا اہم ستون بھی گیا یک بیوند خاک ہوگیا اور مولانا محمد الحسنی کی طرح مولانا اسحاق جلیس ندوی ایڈیٹر تعمیرِ حیات بھی ۴۴ برس کی عمر میں اور اسی نوعیت کی بیماری میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔